سوال

(320) کلمہ طیبہ کا حقیقی معنی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شخصے مے گوید کہ معنی حقیقی ومفہوم تحقیقی این کلمہ توحید یعنی لاالٰہ الا اللہ ہمین است کہ ہیچ چیز غیر حق نیست ، بلکہ تمامی اشیاء باعتبار حقیقت عین وے اند ، اگرچہ باعتبار تعین وتشکل اعتباری غیر ہستند ودرحق ہمگی علمائے سابقین کہ قائلیں ایں معنی نبودند میگوید کہ تمامی محدثین ومفسرین وجملہ فقہائے متکلمین شرقاً وغرباً جنوباً وشمالاً وسلفاً وخلفاً کلمہ طیبہ رابکلمہ خبیثہ بدل کردند ، یعنی لاالٰہ الا اللہ وال الٰہ غیر اللہ بلا الٰہ الا غیر اللہ تبدیل دارند واز صراط مستقیم توحید پا بیروں نہادند الرزیۃ کل الرزیۃ تمت عبارتہ بالفاظہ ودیگرے دریں قول سے نظرے میکند کہ معنی مذکور ازادق مسائل است وکدامی ادق مسائل تعلیم اولین ہر امی دانشمند نتواند وحال این کہ معنی حقیقی کلمہ طیبہ تعلیم اولین ہر امی ودانشمند است پس لابدی معنی کلمہ طیبہ نہ آنست کہ مذکور شد وسپس آں میگوید کہ ترکیب کلمہ طیبہ مثل ترکیب لاکاتب الا زید ، ولاخاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم الا محمد است ، وچوں مراد ازیں ہر دو ترکیب ہمین است کہ حصر صفت کتابت درزید است وحصر صفت ختم نبوت در محمد صلی اللہ علیہ وسلم ودر غیر آں یافتہ نشود پس ہم چنیں لاالٰہ الا اللہ را باید فہمید ، چہ الٰہ بمعنی معبود است ، پس معنی دی لا معبود الا اللہ است ۔ یعنی حصر صفت معبودیت در اللہ است ودر غیر آں نیست چہ دراعتقاد مشرکین بود کہ اللہ تعالیٰ ودیگر مخلوق دے لامعبود در صفت معبودیت مشترک اند وعبادت غیر وے را نیز می کردند کلمہ طیبہ ازبہر رد اعتقاد اوشاں نازل گردید پس معنی لاالٰہ الا اللہ جزایں نیست کہ نیست معبودے مگر اللہ ہم چنیں معنی لاکاتب الا زید نیست کاتبے مگر زید ، ودرحق علمائے کرام ازاہل اسلام ایں زعم کردن کہ اوشایاں کلمہ طیبہ رابکلمہ خبیثہ تبدیل داوند واز صراط مستقیم با بیروں نہادند نافہمی زاعم است وخوف تلف ایمان وی واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم ۔

الحال استفسار است کہ قول شخص اول صحیح است یا شخص آخر بہ تقدیر اول جواب نظر مطلوب است بر تصدیر ثانے تصدیق وتصیح آں ۔

"ایک شخص کہتا ہے کہ کلمہ توحید یعنی "لاالٰہ الا اللہ" کا حقیقی معنی اور تحقیقی مفہوم یہ ہے کہ کوئی چیز غیر حق نہیں ہے ۔ بلکہ حقیقت کے اعتبار سے تمام اشیاء اس کا عین ہیں ، اگرچہ تعین وتشکل کے اعتبار سے غیر ہیں ۔

سابقہ علماء میں سے جو اس معنی کے قائل نہیں تھے ، ان کے حق میں وہ کہتا ہے کہ مشرق ومغرب ، شمال وجنوب اور سلف وخلف کے تمام محدثین ، مفسرین اور جملہ فقہائے متکلمین نے کلمہ طیبہ کو کلمہ خبیثہ کے ساتھ بدل دیا ہے ، یعنی "لاالٰہ الا اللہ" اور لاالٰہ غیر اللہ" کو "لاالٰہ الا غیر اللہ" کے ساتھ بدل دیا ہے اور توحید کے راہ مستقیم سے اپنا پاؤں ہٹا لیا ہے ۔

دوسرا شخص اس کے اس قول کو محل نظر ٹھہراتا ہے ۔ کہ مذکورہ بالا معنی دقیق ترین مسائل میں سے ہے اور ایسا دقیق مسئلہ ہر اَن پڑھ اور دانش مند کی ابتدائی تعلیم نہیں بن سکتا ، حالاں کہ کلمہ طیبہ کا حقیقی معنی ہر اَن پڑھ اور دانش مند کی ابتدائی تعلیم ہے ۔ پس لامحالہ کلمہ طیبہ کا معنی وہ نہیں ہے جو ذکر کیا گیا ہے ۔ اس کے بعد یہ دوسرا شخص کہتا ہے کہ کلمہ طیبہ کی ترکیب :

"لاکاتب الا زید "اور "لاخاتم النبیین الا محمد" کی طرح ہے ۔ جس طرح ان ہر دو جملوں کا مفہوم یہ ہے کہ صفت کتابت زید میں منحصر ہے اور ختم نبوت کی صفت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں منحصر ہے ، ان کے غیر میں یہ صفت نہیں پائی جاتی ہے ، اسی طرح "لاالٰہ الا اللہ" کا معنی سمجھنا چاہیے ۔ وہ اس طرح کہ الٰہ کا معنی معبود ہے ، لہذا کلمہ طیبہ کا معنی یہ ہوا کہ "لا معبود الا اللہ "یعنی صفت معبودیت اللہ تعالیٰ میں منحصر ہے ، اس کے غیر میں یہ صفت نہیں ۔ مشرکین کا اعتقاد یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کی دوسری مخلوق صفت معبودیت میں مشترک ہیں ، لہذا وہ اللہ کے سوا دوسروں کی بھی عبادت کرتے تھے ۔ کلمہ طیبہ ان کے اس عقیدے کو رد کرنے کے لیے نازل ہوا ۔ چنانچہ "لاالٰہ الا اللہ" کا معنی اس کے علاوہ نہیں ہے کہ اللہ

تعالیٰ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں ہے۔ جس طرح "لاکاتب الازید" کا معنی ہے کہ زید ہی کاتب ہے۔

چنانچہ اہل اسلام علمائے کرام کے حق میں یہ گمان کرنا کہ انھوں نے کلمہ طیبہ کو کلمہ خبیثہ کے ساتھ بدل دیا ہے اور وہ ایسا کر کے راہ مستقیم سے ہٹ گئے ہیں، گمان کرنے والے کی نافہمی ہے اور اس کا ایمان تلف ہونے کا خدشہ ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

اب یہ سوال ہے کہ پہلے شخص کا قول صحیح ہے یا دوسرے آدمی کی بات درست ہے؟ پہلے کا قول درست نہ ہونے کی صورت میں محل نظر ہونے کا سبب مطلوب ہے اور دوسرے کی بات صحیح ہے تو اس کی تصدیق و تصحیح درکار ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قول شخص آخر صحیح است وقول شخص اول از صحت بمراحل دورست۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

"دوسرے شخص کی بات صحیح ہے، جب کہ پہلے آدمی کی بات صحت وصواب سے نہایت بعید ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ کتبہ: محمد عبداللہ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 04